باب: 41

امام نَسائیؒ

(Imam Nasa'i ra, 829-916 AD)

آپ کا نام احمد اور ابو عبد الرحمٰن کنیت ہے۔ والد کا نام شعیب بن علی ہے۔ شہر، نَسا آپ کا آبائی مقام ہے جس کی نسبت سے آپ کے اجداد نَسائی کہلاتے تھے۔ چنانچہ آپ خود بھی نَسائی پکارے جاتے ہیں اور اسی سے مشہور بھی ہوئے۔ نَسا، مغربی ایشیاء میں واقع خراسان کا ایک شہر ہے۔ آپ سنہ 214ھ میں پیدا ہوئے۔ احمد نسائی نہایت مضبوط بدن کے مالک تھے۔ آپ کی یاد داشت نہایت غیر معمولی تھی۔ آپ ایک زاہد و عابد انسان تھے۔ کثرت سے نفلی روزے رکھا کرتے تھے۔ اپنی روزمرہ زندگی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کو ہمیشہ مقدم رکھتے تھے۔

Siddiqui Publications

خراسان ان دنوں علم اور اسلامی تہذیب کا گہوارہ کہا جاتا تھا۔ یہاں خاص طور پر حدیث اور فقہ کے شعبوں میں کام اپنے عروج پر تھا۔ احمد نسائیؒ نے بھی بڑے بڑے علماء سے حدیث کی تعلیم حاصل کی۔ آپ کے استادوں میں اسحٰق ابن راہویہ، قتیبہ ابن سعید اور سنن ابو داؤد کے مصنف امام ابو داؤد سیجستانی کے اہم نام شامل ہیں۔ ابتدائی تعلیم کی تکمیل کے بعد مزید علم کی جستجو میں آپ نے عراق، حجاز، شام و مصر کا سفر بھی کیا۔ اور آخر میں مصر میں مستقل قیام اختیار کیا۔

مصر میں امام نسائیؒ نے تدریس کا سلسلہ شروع کیا۔ بہت جلد ہی آپ یہاں ایک بڑے عالم کی حیثیت سے مشہور ہوگئے۔ خود آپ کے ذاتی کردار نے بھی یہاں کے لوگوں کو اپنا گرویدہ کر لیا۔

امام نسائیؒ نے تصنیف و تالیف کے سلسلے میں پہلے احادیث کا ایک مجموعہ تیار کیا جس کا نام آپ نے "سنن کبریٰ" رکھا۔ جب اس کی تصنیف سے فارغ ہوئے تو اس وقت کے امیر نے آپ سے دریافت کیا کہ کیا اس کتاب کی ساری حدیثیں صحیح ہیں۔۔؟ آپ نے جواب میں بتایا کہ ان میں صحیح بھی ہیں اور حسن بھی ہیں، سب قسم کی حدیثیں ہیں۔ اس پر اُس امیر نے آپ سے فرمائش کی کہ آپ ایک کتاب ایسی تیار کیجیے جس میں سب ہی

حدیثیں صحیح ہوں۔ تب آپ نے اسی سنن کبریٰ میں سے مکمل صحیح احادیث کا انتخاب کر کے اس کا ایک خلاصہ تیار کیا۔ اور اس کا نام "المجتبیٰ" رکھا۔ اس مجموعہ کو "سنن صغریٰ" بھی کہتے ہیں۔ آج کل جو "سنن نسائی" مشہور ہے وہ یہی سنن صغریٰ ہے۔ آپ کی دیگر اہم تصانیف میں خصائص علیؓ، الجروح والتعدیل اور اُمّ الیوم والیلہ ہیں۔

امام نسائیؒ نے اپنے آخری زمانے میں حضرت علیؓ کو خراج عقیدت پیش کرنے کی خاطر جو کتاب تصنیف کی اس کا نام "خصائص علیؓ" تھا۔ اس کو تحریر کرنے کے بعد آپ نے اسے دمشق کی ایک جامعہ میں پیش کیا۔ اُس وقت اِس جامعہ میں امیر معاویہؓ کے ماننے والوں کا بہت زیادہ زور تھا۔ کہا جاتا ہے کہ پہلے انھوں نے امام نسائیؒ سے امیر معاویہؓ پر بھی اسی نوعیت کی ایک کتاب لکھنے کو کہا۔ جب انھوں نے انکار کیا تو لوگ اس بات پر اس قدر مشتعل ہو گئے کہ انھوں نے امام صاحبؒ کو اس قدر زدوکوب کیا کہ آپ کو اپنی جان ہی سے ہاتھ دھونا پڑا۔

آپ کا انتقال سنہ 303ھ میں ہوا۔ امام صاحبؒ کی آخری خواہش کے مطابق آپ کو مکہ لایا گیا اور آپ مکہ ہی میں مدفون ہیں۔

Publications

سلف صالحین

وہ مسلمان کہاں، اگلے زمانے والے — گردنیں قیصر و کسریٰ کی جھکانے والے
امتیاز ابیض و اسود کا مٹانے والے — سبق انساں کو اُخوت کا پڑھانے والے
بھید کیا تھا کہ جو آپس میں ملے تھے نہ کبھی — ہو گئے مغرب و مشرق کے ملانے والے
کیا سکھاتے ہیں تمدن کی حقیقت ہم کو — آج قرآن کی دولت کو چُرانے والے
فیض کس کا ہے یہ اس پر کبھی غور کریں — اپنی تہذیب کا افسانہ سنانے والے
بادشاہی میں فقیری کا چلن رکھتے ہیں — دوش پر بار امانت کا اُٹھانے والے
نہ دبے ہیں کبھی باطل سے نہ دب سکتے ہیں — گردن اللہ کے رستے میں کٹانے والے

(مولانا ظفر علی خان)